سوال

(220)مردے کی طرف سے کھانا کھلانا احناف کے اصول

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء اہل حدیث اس امر میں کہ مردے کی طرف سے کھانا کھلانے کے ثبوت میں احناف جب اوزجندی کی روایت پیش کرتے ہیں کہ آنحضرت علیہ السلام نے اپنے فرزند ابراہیم کی وفات پر لوگوں کو کھانا کھلایا تھا۔ تو آپ لوگ اسے بے سند بے اصل موضوع کہہ دیتے ہیں۔ لیکن آپ نے خود جو مردے کے گھر کھانا کھایا جیسا کہ مشکوۃ باب المعجزات میں ہیہ

((خرجنا مع رسول اللہ ﷺ فی جنازة فلام رجع استقبلہ داعی امراتہ فاجاب ونحن معہ فجیٔ بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا))

اس حدیث سے مرنے والے صحابی کی بیوی کی دعوت قبول کرکے آپ کا وہاں کھانا کھانا صاف ثابت ہوتا ہے۔ اس کا کیا جواب ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث مذکور صاحب مشکوۃ نے بحوالہ ابی داوٗد بیہقی نقل کی ہے اور ابوداوٗد کے کسی نسخہ میں ((امراتہ)) کا لفظ نہیں ہے۔ بلکہ ((داعی امراۃٍ)) ہے۔ دیکھو ابوداوٗد کتاب البیوع باب اجتناب الشبہات، جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرنے والے صحابی کی بیوی نے کھانے پر نہیں بلایا تھا۔ بلکہ کسی اور عورت نے دعوت دی تھی۔ چنانچہ بیہقی میں ہے:

((صنعت امراَة من قریش لرسول اللہ طعامہ قدعتہ واصحابہ الخ جلد ۶ ص ۹۷))

معلوم ہوا کہ دعوت دینے والی عورت قریشیہ تھی اور جس کے جنازے میں آپ تشریف لے گئے تھے۔ وہ انصاری تھا۔ جیسا کہ مسند احمد میں ہے:

((خرجنا مع النبی ﷺ فی جنازة رجل من الانصار الخ جلد ۵ ص ۴۰۸))

نیز اس کتاب میں ہے:

((فلما رجعلنا داعی امراۃ من قریش الخ))

''کہ دعوت دینے والی عورت قریش میں سے تھی۔''

دونوں روایتوں کو ملانے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرنے والی کی بی بی نے دعوت نہیں دی تھی۔ پس صاحب مشکوۃ نے لفظ امراتہ غلط نقل کیا ہے۔ جو انہیں کے بتلائے ہوئے حوالوں کے خلاف ہے۔ دار قطنی نے بھی روایت مذکورہ کئی سندوں سے نقل کی ہے۔ ان کو بھی دیکھئے:

((اخرجنا مع النبی ﷺ فی جنازة فلما انصرف تلقاه داعی امرأة من قریش الخ صنعت امرأة من المسلمین من قریشٍ لرسول اللہ ﷺ طعاماً فدعتہ واصحابہ الخ جلد ۲ ص ۵۴۵))

''حاصل یہ کہ ایک عورت نے جو مسلمان قریشیہ تھی آپ کے لیے کھانا پکایا جبکہ آپ ایک شخص کے جنازے سے واپس آرہے تھے۔ تو اس کا داعی ملا جو آپ معہ صحابہ کے اس کے گھر لے گیا۔''

مرنے والے کی بیوی کے یہاں دعوت نہیں تھی اور یہ عقل میں بھی نہیں آتا کہ جس کے گھر میت ہوئی وہ اتنے جلدی کہ دفن کرنے والے صرف واپس ہی ہوئے ہوں کسی دعوت کا انتظام کر سکے، جبکہ بحکم شرع ان کے گھر تو کسی دوسرے پڑوسی کے ہاں سے کھانا آیا ہو گا۔ (راز) سائل چونکہ حنفی ہے، اس لیے اس کے اطمینان خصوصی کے لیے احناف کی کتب احادیث کے بھی چند حوالے لکھ دیتا ہوں۔ طحاوی حنفی رحمہ اللہ نے شرح معانی الآثار باب الکل الحمر میں روایت مذکورہ یوں نقل کی ہے:

((رجلا من الانصار کان مع النبی ﷺ فی جنازة فلقیہ رسول امراة من قریش ید عوالی الطعام الخ س ۲۳۰ ج ۲))

''ایک مرد انصاری آنحضرت ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھا کہ ایک قریشہ عورت کا قاصد ملا جو کھانے کے لیے دعوت دے رہا تھا۔''

اس طرح طحاوی موصوف نے اپنی کتاب مشکل الآثار ص ۱۳۲ جلد ۲ میں نقل کیا ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ کی کتاب الآثار میں ہے:

((منع رجل من اصحاب محمد ﷺ طعاما الحدیث ص ۱۲۵ طبع لاہور))

یہی عبارت جامع المسانید ص ۶۵ میں بھی ہے۔ جو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ نیز مسند امام ابو حنیفہ مع شرح علی القاری طبع مجتبائی دہلی ص ۲۴۳ میں ہے:

((ان رجلا من اصحاب محمد ﷺ منع طعاماً الخ))

ان دونوں روایتوں سے ثابت ہوتا ہے، کہ کھانا تیار کرنے والا مرد تھا۔ بہر حال مرد ہو یا عورت وہ مرنے والے شخص سے کوئی تعلق و نسب یا جواز کا نہیں لکھتا تھا۔ پس صاحب مشکوۃ کا ((داعی امراتہ)) نقل کرنا صریح غلط (بنا بر سہو و نسیان (راز) ہے) اور اس سے طعام میت پر دلیل پکڑنی بنائے فاسد علی الفاسد۔ واللہ اعلم

کتبہ محمد ابو القاسم البنارسی (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۵۵۰ جلد ۱)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05ص371

محدث فتویٰ